OPEN ACCESS
SUJRIS
﴿ Swat University Journal of Religious & Islamic Studies ﴾
ISSN: 2959-5509
www.sujris.uswat.edu.pk

SUJRIS
Vol.:1, Issue: 1, Jan - June 2023 PP: 37-49

مولانا عاشق الٰہی و تفسیر انوار البیان فی کشف اسرار القرآن کا تعارف، تحقیقی مطالعہ

Maulana Ashiq Elahi and Tafseer Anwar al-Bayan fi Kashf Asrarul Qur'an's introduction, a research study

Muahammd Bilal
Theolgy Teacher, GMS lammi Battal, Mansehra
Email: bilalyaqoob313@gmail,com

Dr. Muhammad Ayaz
Islamyat Teacher, Government high school Chungy, Zarkhela Shamozai swat
Email: ayazThanvi1986@gmail.com

Abstract

The Holy Qur'an is a book of guidance and the miracles of this book are eternal and permanent. This book is a source of guidance and a guide to life for people who will come to the Day of Judgment. There are clear teachings about aspects such as beliefs, worship, ethics and affairs etc. in the Holy Quran. This is the reason why, from the revelation of the Qur'an until today, the scholars of the Ummah have dedicated their lives to the service, promotion and dissemination of the Holy Qur'an and its universal message to the world. It illuminates with the light of guidance and light by removing from the errors and darkness. And because it is a miracle of our Prophet, peace and blessings be upon him, and it enlightens mankind with the light of guidance.This series will continue till the end of the world and scholars, commentators and researchers will continue to serve him.

Keywords: *Ummah, Scholars, Guidancce.*

تمہید

قرآن کریم کتاب ہدایت ہے اوراس کتاب کا اعجاز ابدی اور دائمی ہے ، یہ کتاب قیامت تک آنے والے انسانوں کے لئے ذریعہ ہدایت اور دستورِ حیات ہے، قیامت تک آنے والے انسانوں کو درپیش مسائل اور چیلنجز اوران کا حل اس کتاب عظیم میں پنہاں ہے، حیات انسانی کے تمام پہلوؤں مثلاً عقائد، عبادات ، اخلاقیات و معاملات وغیرہ کے بارے میں واضح تعلیمات قرآن کریم میں موجود ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ نزول قرآن سے لے کر آج تک علمائے امت نے ہر دور میں قرآن کریم کی خدمت، ترویج واشاعت اوراس کے آفاقی پیغام کو دنیا تک پہنچانے کے لئے اپنی زندگیاں وقف کردیں اورچونکہ یہ ہمارے نبی کریم ﷺ کا معجزہ

CC BY

خالدہ ہے اور انسانیت کو کفر و شرک کی گمراہیوں اور ظلمات سے نکال کر ہدایت کی روشنی اور نور سے منور کرتا ہے تو یہ سلسلہ رہتی دنیا تک قائم رہے گا اور علماء و مفسرین و محققین اس کی خدمت کا سلسلہ جاری و ساری رکھیں گے۔

بلاشبہ ہر چیز کی قیمت اس کے موضوع سے ہوتی ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ قرآن کریم جیسی عظیم شے اس روئے زمین پر اور کوئی نہیں، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اِنَّهٗ لَقُرْاٰنٌ كَرِيْمٌ 0077 فِيْ كِتٰبٍ مَّكْنُوْنٍ 0078[1]

بے شک وہ قرآن کریم ہے محفوظ کتاب میں۔

حضرت عمر بن خطابؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

إن الله يرفع بهذا الكتاب أقواما ويضع به آخرين۔[2]

بے شک اللہ تعالیٰ اس کتاب کے ذریعے بہت سی قوموں کو بلندیاں عطا فرمایا ہے، اور دوسروں کو پست کرتا ہے۔

لہٰذا علمائے کرام نے تفسیر، تحفیظ، درس و تدریس اور تالیف و تصنیف کے میدانوں میں اپنی اپنی خدمات بخوبی سرانجام دی ہیں تاکہ امت کے لئے اس کتاب عظیم کا سمجھنا اور عمل کرنا آسان ہو۔

موضوع تحقیق کے بنیادی سوالات

کیا مفسر قرآن مفتی عاشق الٰہی بلند شہریؒ نے علم تفسیر کے اصولوں کی پابندی کی ہے؟

کیا مفسر قرآن مفتی عاشق الٰہی بلند شہریؒ نے تفسیر میں اہلِ سنت والجماعت کے منہج کا التزام کیا ہے؟

مفسر قرآن مفتی عاشق الٰہی بلند شہریؒ کی تفسیر "انوار البیان فی کشف اسرار القرآن" تفسیر بالماثور ہے یا تفسیر بالرائے؟

درج بالا سوالات کے جواب مقالہ ہذا میں دئے گئے ہیں:

مفسر قرآن مفتی عاشق الٰہی بلند شہری المدنی کا تعارف

نام و نسب وطن: آپ کا نام محمد عاشق الٰہی، والد کا نام محمد صدیق اور دادا کا نام اسد اللہ تھا۔ آپ 1924ء میں موضع بسی ڈاکخانہ بگرامی ضلع بلند شہر[3] (یوپی ہند) میں پیدا ہوئے آپ کی قوم راجپوت تھی اصل وطن موضع میرٹھ[4] تھا۔ آپ کے دادا کا جب انتقال ہوا تو دادی بچوں کو لے کر اپنے میکہ موضع بسی بلند شہر آگئیں پھر آپ کے والد اور خاندان یہیں آباد ہوگیا۔[5]

ابتدائی حالات و تعلیم:

آپ کی عمر ابھی پانچ سال تھی کہ آپ کی والدہ محترمہ کا انتقال ہوگیا تو آپ کی پرورش آپ کی دادی کے ہاں ہوئی۔ قرآن کریم اپنے گاؤں کی مسجد میں حفظ کیا آپ کے استاد مولانا الحاج الحافظ محمد صادق سنبھلی تھے جنہوں نے آپ کے حافظہ اور ذہانت دیکھ کر فرمایا: کہ تم میرے پاس فجر کی نماز پڑھا کرو اور پاؤ پارہ سبق لیا کرو وہ فرماتے ہیں میں فجر کی نماز میں ان کے پاس پہنچ جاتا اور پاؤ پارہ کا سبق لے کر عموماً بارہ بجے تک سنا دیتا تھا استاد صاحب کی توجہ و شفقت سے تقریباً چھ ماہ میں حفظ مکمل کر لیا۔[6]

استاد محترم نے تکمیل حفظ قرآن کے بعد فارسی کا "حمد نامہ" شروع کرا دیا "مطابات لطیف"، "نحو میر" صرف میر، دستور المبتدی، فصول اکبری، ہدایۃ النحو اور منیۃ المصلی بھی انہی کے پاس پڑھیں اس کے علاوہ "صغری کبری" بھی استاد موصوف سے پڑھیں۔ یہ سارا نصاب ایک سال میں مکمل کیا پھر آپ کے والد صاحب آپ کو لے کر مراد آباد[7] آگئے اور آپ کا داخلہ مدرسہ قادریہ سن پور ضلع مراد آباد میں ہوگیا یہاں پر حضرت مولانا ولی احمد صاحبؒ خلیفہ حضرت تھانوی قدس سرہ مدرسہ کے ذمہ دار

اور صدر مدرس تھے ان کے پاس دوبارہ "نحو میر" پڑھی مدرسہ ہذا کے ایک مدرس مولانا عبد العزیز ٹانڈوی بھی تھے یہ بھی حکیم الامت مولانا اشرف علیؒ تھانوی[8] کے متبنین میں سے تھے ان سے 1356ھ میں بہشتی زیور پڑھی ۔آئندہ سال مدرسہ امدادیہ مراد آباد میں داخلہ لیا[9] مدرسہ امدادیہ میں آپؒ نے مفید الطالبین، نفحۃ الیمن، کافیہ، شرح جامی، مختصر القدوری، کنز الدقائق، اصول الشاشی، نورالانوار، میزان المنطق اور قطبی مختلف اساتذہ سے پڑھیں، پھر شوال 1357ھ میں مدرسہ خلافت شہر علی گڑھ میں داخلہ لیا آپ کے والد صاحب بھی علی گڑھ میں مقیم ہوگئے۔ مدرسہ مذکورہ جامع مسجد میں واقع تھا صدر مدرس حضرت مولانا فیض الدین بلخیؒ تھے حضرت مولانا موصوف سے آپؒ نے "مختصر المعانی اور سراجی "پڑھیں اور دیگر اساتذہ کرام سے شرح حسامی، ہدایہ اولین، مسلم العلوم، شرح عقائد اور میبذی پڑھیں اس مدرسہ میں آپؒ دو سال رہے۔

اعلیٰ تعلیم:

شوال 1360ھ میں آپؒ نے مظاہر العلوم سہارنپور[10] میں داخلہ لیا، یہاں پر تین سال تک درجات علیا کی تعلیم حاصل کی پہلے سال ہدایہ جلد ثالث، ملاحسن، توضیح تلویح، دیوان متنبّی، دیوان الحماسہ اور عروض المفتاح پڑھیں اس سال کے اساتذہ میں مولانا محمد زکریا[11] قدوسی، مولانا صدیق احمد کشمیری، مولانا محمد اسعد اللہ لاہوری[12] رحمھم اللہ تھے۔[13]

دوسرے سال جلالین شریف، مشکوۃ المصابیح، شرح نخبۃ الفکر "حمد اللہ شرح مسلم العلوم" پڑھیں۔ "جلالین شریف" اور "حمد اللہ" مولانا عبد الشکور کاملپوری رحمہ اللہ کے پاس تھیں جو تقسیم ہند کے بعد خیر المدارس ملتان میں مدرس ہوگئے تھے۔ "مشکوۃ شریف" مولانا قاری سعید احمد اجراڑویؒ کے پاس تھی جو مدرسہ کے مفتی اعظم بھی تھے آپ کے حدیث کے ادب کا یہ عالم تھا کہ ظہر سے عصر تک دوڈھائی گھنٹے دوزانو بیٹھ کر "مشکوۃ المصابیح" پڑھاتے تھے ہر لفظ سے اخلاص ٹپکتا تھا، مفتی بھی تھے اس لئے درس حدیث و فقہ کا پر کیف امتزاج ہوتا تھا۔[14]

مظاہر العلوم میں تیسرے سال دورہ حدیث پڑھا بخاری شریف مولانا عبد اللطیف صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ اور شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا رحمہ اللہ سے پڑھیں اور "سنن ابو داود" بھی حضرت شیخ الحدیث سے پڑھیں۔ آپؒ نے ان سے بیعت کی درخواست کی اور انہوں نے آپؒ کو بیعت فرمالیا۔

"صحیح مسلم" مولانا محمد اسعد اللہ سے پڑھی، جامع ترمذی و شمائل ترمذی اور شرح معانی الآثار للامام الطحاوی، مولانا عبد الرحمٰن[15] کاملپوریؒ سے پڑھیں۔ مولانا عبد الرحمٰن کاملپوریؒ حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانویؒ کے اجل خلفاء میں سے تھے۔ تقسیم ہند کے بعد انہوں نے پاکستان کے متعدد مدارس میں پڑھایا۔ جن میں خیر المدارس ملتان قابلِ ذکر ہے۔ سنن نسائی، سنن ابن ماجہ اور موطئین مولانا منظور احمد سہارنپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کے یہاں پڑھیں۔آپؒ فرماتے ہیں کہ اس زمانے کے اوقات کی برکت کا یہ عالم تھا کہ یہ سب کتابیں مکمل ایک ہی گھنٹہ میں پوری پوری پڑھیں ہیں صرف بخاری شریف کے سبق کے لئے کبھی مغرب کے بعد بھی درس ہوتا تھا آپ کے تمام اساتذہ کرام علوم کی جامعیت علم حدیث میں تفوق اور اخلاص میں بے مثال تھے۔[16]

تدریس:

آپؒ نے فارغ التحصیل ہونے کے فوراً بعد مدرسہ آثار الولی بٹالہ[17] ضلع گورداس پور میں چھ ماہ پڑھایا۔ یہ مدرسہ مولانا ولی محمد صاحب رحمہ اللہ نے قائم کیا تھا جو حکیم الامت قدس سرہ کے خلیفہ تھے اور مدرسہ کا نام بھی حضرت حکیم الامت نے ہی

رکھا تھا۔ اس کے بعد مدرسہ اسلامیہ کھٹور ضلع میر ٹھ، مدرسہ دعائیہ، مدرسہ رحیمیہ، مدرسہ رحیمیہ دہلی (یہ تینوں مدراس دہلی میں تھے) مدرسہ کاشف العلوم (مرکز تبلیغ بستی حضرت نظام الدین[18] میں واقع ہے) اور مدرسہ حافظ الاسلام فیروز پور جھرکا ضلع گوڑ گاواں (میوات) میں پڑھاتے رہے۔[19] دہلی میں آٹھ سال قیام رہا۔ پھر آٹھ سال کلکتہ[20] میں گزارے یہاں مدرسہ ندائے اسلام اور جامع العلوم کلکتہ میں پڑھایا۔ کلکتہ ہی میں زاد الطالبین تالیف کی پھر حج کے لئے تشریف لے گئے حج سے واپسی پر مراد آباد میں مولانا محمد حیات صاحبؒ سے ملنے گئے تو انہوں نے آپؒ کو وہیں روک لیا اور ڈھائی سال تک ان کے مدرسے جامعہ عربیہ حیات العلوم میں حدیث وفقہ کی کتابیں پڑھائیں۔[21]

1384ھ بمطابق 1964/65 میں آپؒ مفتی شفیعؒ[22] کی دعوت پر پاکستان تشریف لائے اور دارالعلوم کراچی میں بارہ سال تک تدریس اور فتاویٰ دینے کے فرائض سرانجام دیے۔ پھر مدینہ منورہ تشریف لے گئے اور وہاں پر زندگی کے 26 سال اللہ کی یاد، حضور ﷺ کی محبت اور تصنیف وتالیف میں گزارے۔[23]

ذوق تالیف:

آپؒ کی تالیفات کی تعداد تقریباً سو ہے آپؒ نے تصنیف وتالیف کا سلسلہ مظاہر العلوم کے زمانہ طالبعلمی میں ہی شروع کر دیا تھا اسی دوران بعض کتب کا حاشیہ لکھا۔ دورہ حدیث کی فراغت کے بعد "فضائل صلاۃ وسلام" لکھی اور حضرت شاہ ولی اللہ قدس سرہ کی کتاب "الدر الثمین" کا ترجمہ لکھا حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی کی کتاب "اغلاط العوام" کی اضافات کے ساتھ جدید ترتیب دی۔ آپ کی تالیفات عربی اور اردو میں ہیں عربی میں "مجانی الاثمار شرح معانی الآثار للامام الطحاوی"، زاد الطالبین، روضۃ الاحباب، التسھیل الضروری لمسائل القدوری، اور العناقید الغالیۃ من الاسانید العالیۃ، زیادہ معروف ہیں۔ اور اردو میں تفسیر "انوار البیان فی کشف اسرار القرآن"، تحفہ خواتین، مرنے کے بعد کیا ہوگا، آئینہ نماز، فضائل دعا، فضائل توبہ واستغفار، فضائل علم، شرعی پردہ اور التحفۃ المرضیۃ فی شرح المقدمۃ الجزریۃ، زیادہ معروف ہیں۔ آپ کی تالیفات عوام وخواص میں یکساں مقبول ہیں صلحاء میں مقبول ہونا عند اللہ مقبول ہونے کی علامت ہے۔ زاد الطالبین، علماء وطلباء میں بہت زیادہ مقبول ہے۔ عربی، فارسی اور اردو میں اس کے حواشی لکھے جا چکے ہیں۔ پاکستان، ہندوستان، برما، بنگلہ دیش، ساوتھ افریقہ اور انگلینڈ کے مدارس عربیہ میں شامل نصاب ہے۔[24]

آپ نے کسی کتاب کے حقوق محفوظ نہیں کیئے آپؒ نے فرمایا کہ کتابوں کا حق طباعت محفوظ رکھنا انگریزوں کے ترکات میں سے ہے کتاب لکھنا اور پھر اس کا حق محفوظ کرنا یہ تو علمی احتکار ہے۔[25] مفتی عاشق الٰہی بلند شہری المدنیؒ کی تصنیفات اور تالیفات میں سے چند معروف کتابیں درج ذیل ہیں:

1. مجانی الاثمار شرح معانی الآثار
2. الراوی تخریج احادیث الطحاوی
3. زاد الطالبین من کلام رسول رب العالمین
4. الفوائد السنیۃ فی شرح الاربعین النوویۃ
5. تفسیر سورہ فاتحہ
6. القادیانیہ ماھی

7. التحفۃ المرضیۃ فی شرح مقدمۃ الجزریۃ
8. امت مسلمہ کی مائیں
9. آنحضرت ﷺ کی صاحبزادیاں
10. تذکرہ اصحاب صفہ
11. مسنون دعائیں
12. فضائل درود شریف
13. جامع الفتاویٰ
14. تحفہ خواتین
15. فضائل امت محمدیہ
16. آئینہ نماز
17. انعام الباری فی شرح اشعار البخاری
18. شرعی پردہ
19. جانوروں کے حقوق
20. فضائل علم
21. شیعہ مذہب دین ودانش کی کسوٹی پر
22. زبان کی حفاظت
23. تکملۃ الاعتدال فی مراتب الرجال
24. قادیانیوں کا چہرہ ان کے اصل رنگ میں
25. العناقید الغالیہ من الاسانید العالیہ
26. فضائل رمضان وصیام
27. التسہیل الضروری فی مسائل القدوری
28. تفسیر انوار البیان فی کشف اسرار القران

صحبت اکابر

آپؒ کے شیخ ومربی مولانا شیخ الحدیث محمد زکریاؒ تھے جو آپؒ کی مدینہ تشریف آوری سے پہلے ہی ہندوستان سے مدینہ کی طرف ہجرت فرما چکے تھے۔ آپؒ حضرت شیخ الحدیث کی خدمت میں برابر حاضر ہوتے رہے آپؒ کے اساتذہ حدیث میں مولانا عبد الرحمٰن کاملپوری، حضرت مولانا اسعد اللہ لاہوری، حضرت مولانا ولی احمد صاحب کاملپوری رحمہم اللہ جیسے عظیم الشان اساطین علم وعمل شامل ہیں جو درس وتدریس کے ساتھ ساتھ طریقت وسلوک میں بھی اپنی مثال آپ تھے۔ یہ حضرات حکیم الامتؒ کے خلفاء میں سے تھے آپؒ نے شیخ الاسلام مولانا حسین احمد[26] مدنیؒ کی بھی بار بار زیارت کی اور خدمت میں حاضر ہوتے رہے۔ دیوبند میں ان کے گھر پر بھی گئے اور زاد الطالبین پر تقریظ بھی لکھوائی (جو کلکتہ کے مطبوعہ نسخوں میں ہے) مظاہر العلوم میں قیام

کے دوران مولانا الیاسؒ[27] موسس تبلیغی جماعت سے بہت قریبی تعلق رہا اور مدرسہ کی تعطیلات ان کی خدمت اور صحبت میں گزارتے۔ مولانا عبد القادر صاحبؒ رائے پوری[28] کی صحبت میں سہارنپور اور دہلی میں رہے۔ بارہ سال تک دار العلوم کراچی میں مفتی اعظم مولانا محمد شفیعؒ کی صحبت حاصل رہی اور جب آپؒ دار العلوم سے مدینہ منورہ تشریف لے گئے تو مفتی شفیع صاحبؒ فرماتے کہ ہمارے گھر کا آدمی چلا گیا۔[29]

عادات وخصائل:

مولانا مفتی عاشق الٰہی بلند شہری المدنی ان علماء ربانیین میں سے تھے جن سے دین کی صحیح رہنمائی ملتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اتنے بڑے عالم ہونے کے باوجود آپؒ میں تعلّی تو کیا خود نمائی کا شائبہ تک نہ تھا آپ کے مزاج میں عاجزی وانکساری تھی لیکن استغنا کے بھی آپ پیکر تھے۔آپ کے حالات میں ہے کہ جن دنوں دہلی میں آپ کا قیام تھا تو بے سروسامانی کا یہ حال تھا کہ احباب کے پاس تشریف لے جاتے تو خاموشی سے خشک روٹیوں کے ٹکڑے اکٹھے کر لاتے اور پھر ان کو بھگو کر انہی پر گزارہ کرتے، ان حالات میں بھی استغناء برقرار رکھا اور کسی کے سامنے ہاتھ نہیں پھیلایا آپ حضور ﷺ کے ارشاد "الفقر فخری" کا نمونہ تھے۔ آپؒ نے اپنی زندگی کے آخری چھبیس برس مدینہ منورہ میں گزارے آپ کی آرزو تھی کہ آپؒ کی وفات مدینہ منورہ میں ہو اور آپؒ کو جنت البقیع میں دفن کیا جائے اس لئے آپ حجاز سے باہر تشریف نہیں لے جاتے تھے اور اپنی علالت کے بعد تو مدینہ سے باہر جانے میں بہت احتیاط کرتے تھے کہ کہیں مدینہ سے باہر موت آجائے گی۔[30]

وفات:

آپ کا انتقال پر ملال 13 رمضان المبارک 1422ھ کو روزہ کی حالت میں ہوا آپ قرآن کریم کی تلاوت کرتے ہوئے مسنون طریقے پر سوئے اور پھر ہمیشہ کے لئے عالم راحت وامن میں چلے گئے۔ نماز تراویح کے بعد مسجد نبوی میں آپ کی نماز جنازہ ادا کی گئی اور آپ کی خواہش بھی اللہ تعالیٰ نے پوری فرمادی اور آپ کو جنت البقیع میں حضرت عثمان ذی النورین کے پہلو میں مدفن ملا۔ رحمۃ اللہ علیہ رحمۃ واسعۃ[31]

تفسیر انوار البیان فی کشف اسرار القرآن کا تعارف

تفسیر انوار البیان فی کشف اسرار القرآن پانچ جلدوں پر مشتمل متوسط حجم کی تالیف ہے پہلی جلد 729 صفحات پر مشتمل ہے اور پارہ نمبر ایک سے پارہ نمبر پانچ تک ہے۔ دوسری جلد پارہ نمبر 6 سے پارہ نمبر 11 تک ہے اور 669 صفحات پر مشتمل ہے، تیسری جلد پارہ نمبر 11 سے پارہ نمبر 17 تک ہے اور 637 صفحات پر مشتمل ہے چوتھی جلد میں پارہ 18 تا 24 کی تفسیر ہے اور یہ جلد 677 صفحات پر مشتمل ہے پانچویں جلد پارہ 25 تا 30 کی تفسیر ہے اور 733 صفحات پر مشتمل ہے یوں اس تفسیر کے تمام صفحات کی تعداد 3445 ہے۔

یہ تفسیر شیخ مفتی عاشق الٰہی بلند شہری المدنی نے مدینہ منورہ میں اپنے قیام کے دوران تالیف[32] کی تفسیر ہذا بیش بہا علمی نکات پر مشتمل ہے۔

تفسیر ہذا میں مولفؒ نے تفسیر القرآن بالقرآن اور تفسیر القرآن بالحدیث کا خصوصی اہتمام کیا ہے سلیس اور عام فہم اسلوب میں لکھی گئی یہ تفسیر اردو زبان میں تفسیری مواد میں ایک گراں قدر اضافہ ہے۔

دلنشین انداز میں احکام ومسائل اور مواعظ ونصائح کی تشریحات اسباب نزول کا مفصل بیان، تفسیر، حدیث اور فقہ کے

حوالوں کے ساتھ بیان کیا گیا ہے جو اس تفسیر کی اہمیت میں مزید اضافہ کرتا ہے۔ تفسیر ہذا عوام وخواص میں یکساں مقبول ہے۔

اس تفسیر کی طباعت مکتبہ دار الاشاعت کراچی نے نومبر 2006ء میں کی۔

تفسیر انوار البیان فی کشف اسرار القرآن کی خصوصیات وامتیازی پہلو

کتب تفاسیر میں ہر ایک کتاب اور تفسیر کی خصوصیات اور امتیازی پہلو ہوتے ہیں اسی طرح مفسر قرآن مفتی عاشق الٰہی بلند شہریؒ کی تفسیر "انوار البیان فی کشف اسرار القرآن" کی بھی چند خصوصیات درج ذیل ہیں:

مکمل تفسیر:

تفسیر "انوار البیان فی کشف اسرار القرآن" مکمل قرآن کریم کی تفسیر ہے جس میں الحمد سے والناس تک مصحف کی ترتیب کے مطابق تفسیر بیان کی گئی ہے۔

تفسیر بالماثور:

تفسیر "انوار البیان فی کشف اسرار القرآن" کی ایک امتیازی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں تفسیر بالماثور کا بالخصوص اہتمام کیا گیا ہے اور تفسیر القرآن بالقرآن، تفسیر القرآن بالاحادیث النبویہ کا حسین مجموعہ ہے اسی طرح تفسیر القرآن باقوال الصحابہ اور تفسیر القرآن باقوال التابعین کا بھی اہتمام کیا گیا ہے۔ تفسیر ہذا میں موضوع روایات اور اسرائیلیات کو صرف ان کے رد یا بطلان کے لئے پیش کیا گیا ہے۔

تفسیر بالرائے یا تفسیر بالمعقول:

مفسر قرآن مفتی عاشق الٰہی بلند شہریؒ نے تفسیر "انوار البیان فی کشف اسرار القرآن" میں لغوی مباحث اور غرائب القرآن کی شرح کا بھی اہتمام کیا ہے۔

آپ نے عقیدہ کی آیات کی شرح اہلِ سنت والجماعت کے عقیدہ کے موافق فرمائی ہے، اسی طرح الٰہیات، نبوات اور دیگر اہم عقائد میں اہلِ سنت والجماعت کے منہج کو لازم پکڑا ہے۔

تفسیر "انوار البیان فی کشف اسرار القرآن" کی خوبیوں میں سے ایک خوبی یہ ہے کہ قاری کو مسلکی ومذہبی تعصب کا احساس نہیں ہوتا۔ اگرچہ مفسر قرآن مفتی عاشق الٰہی بلند شہریؒ نے فقہی مسائل میں مذہب حنفی کو اختیار کیا ہے، لیکن باقی ائمہؒ کے احترام کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے بحث کی ہے اور اکثر مقامات پر اختصاراً صرف مذہب حنفی کو ذکر فرمایا ہے۔

مفسر قرآن مفتی عاشق الٰہی بلند شہریؒ نے تفسیر ہذا میں صرفی اور نحوی مسائل کو بھی بعض مقامات پر بیان کیا ہے۔ لیکن طویل مباحث سے احتراز کیا ہے تاکہ عام قاری کو سمجھنے میں دشواری نہ ہو۔

مباحث علوم القرآن:

تفسیر "انوار البیان فی کشف اسرار القرآن" میں علوم القرآن کی اہم مباحث مثلاً اسباب نزول ناسخ منسوخ، فضائل آیات والسور وغیرہ کا بھی اہتمام فرمایا ہے۔ جو راقم نے تیسرے باب میں تفصیلاً بیان کیا ہے۔

فرق باطلہ کا رد:

شیخ مفسر قرآن مفتی عاشق الٰہی بلند شہریؒ نے تفسیر ہذا میں فرق باطلہ مثلاً قادیانیت، منکرین حدیث، رافضیت اور شرک وبدعت وغیرہ کا رد کیا ہے جیسا کہ دوسرے باب میں کلامی مباحث کے ذیل میں تفصیلاً مذکور ہے۔

آپؒ نے یہود و نصاریٰ کے عقائد مثلاً حضرت عیسی علیہ السلام کی موت، صلیب اور انکار نبوت محمدیہ وغیرہ کا بھی رد فرمایا ہے۔

تاریخ مباحث کا اہتمام:

مفسر قرآن مفتی عاشق الٰہی بلند شہریؒ نے اپنی تفسیر میں قرآن کریم کی جانب تاریخی روایات کا بھی اہتمام فرمایا ہے۔اور جن سابقہ امتوں کے بارے میں قرآن کریم نے اجمالاً بیان فرمایا ہے تو شیخ نے تاریخی مصادر سے ان کی تفصیل بیان کی ہے۔

معاشرتی مباحث:

تفسیر "انوار البیان فی کشف اسرار القرآن" کی ایک امتیازی خصوصیت یہ ہے کہ تفسیر ہذا میں مفسر قرآن مفتی عاشق الٰہی بلند شہریؒ نے امت مسلمہ اور غیر مسلم معاشروں کو درپیش معاشرتی مسائل کو بھی زیر بحث لایا اوران کے حل کو بھی پیش فرمایا۔

نقد و جرح:

مفسر قرآن مفتی عاشق الٰہی بلند شہریؒ نے شریعت اسلامی کی مخالف اسرائیلیات پر نقد و جرح کی ہے، اسی طرح جدید مغربی ماحول اوراس کی برائیوں پر تنقید کی ہے اسی طرح قادیانیوں اور منکرین حدیث مدلل تردید کی ہے۔

اسلوب تفسیر "انوار البیان فی کشف اسرار القرآن"

مفسر قرآن مفتی عاشق الٰہی بلند شہریؒ نے پہلے قرآن کریم کا بامحاورہ اور عام فہم ترجمہ کیا ہے جو ہر آیت کے نیچے درج ہے۔

اس کے بعد ہر آیت کی تفسیر اور تشریح کو سہل اسلوب میں بیان کیا گیا ہے۔

تفسیر ہذا میں کسی قسم کے پیچیدہ و غامض الفاظ سے احتراز کیا گیا ہے۔

معلومات کی حسن ترتیب:

تفسیر "انوار البیان فی کشف اسرار القرآن" کی ایک خوبی اس تفسیر کی حسن ترتیب ہے جو درج ذیل ہے:

ہر سورت کا ابتداء میں تعارف اور خلاصہ پیش کیا گیا ہے۔

قرآن کریم کے متن کے نیچے اس کا بامحاورہ لفظی ترجمہ کیا گیا ہے۔

تشریح کرتے ہوئے مشکل الفاظ کے معانی اور توضیح ذکر کی گئ ہے۔پھر قرآن کریم کی آیات کی تفسیر سہل اسلوب میں فرمائی گئ ہے۔

بعض اوقات مستقل عنوان قائم کرکے کسی بھی خاص مسئلے پر بحث کی گئ ہے اور کبھی "فائدہ" کے عنوان کے تحت متفرق مسائل بیان کئے ہیں۔

تفسیر اشاری:

تفسیر "انوار البیان فی کشف اسرار القرآن" تاویلاتِ اشاریہ باطلہ سے پاک ہے۔

مفسرین کی آراء کا ذکر:

مفسر قرآن مفتی عاشق الٰہی بلند شہریؒ نے بہت کم مواقع پر مفسرین کی اختلافی آراء کو ذکر کیا ہے، لیکن کبار مفسرین کی

آراء کو ذکر فرمایا ہے۔

لفظ "خدا" کا استعمال:

مفسر قرآن مفتی عاشق الٰہی بلند شہریؒ اپنی تفسیر میں لفظ "خدا" کا استعمال نہیں کرتے بلکہ "اللہ جل جلالہٗ، اللہ عزوجل، اور اللہ تعالیٰ جل شانہ" ارشاد فرماتے ہیں کیونکہ ان کلمات پر اجر کا وعدہ فرمایا گیا ہے۔

عدد آیات وغیرہ:

ہر سورت کے شروع میں سورت نمبر، اس میں آیت اور رکوع کی تعداد ذکر کی گئی ہے۔ اسی طرح آیات کے نمبر بھی دیے گئے ہیں۔

اصلاح امت و معاشرہ:

تفسیر ہذا میں مفسر قرآن مفتی عاشق الٰہی بلند شہریؒ نے اصلاح امت اور بالخصوص پاکستانی معاشرہ اور بالعموم پورے عالم اسلام کی اصلاح کی طرف توجہ مبذول کروائی ہے اور تفسیر ہذا میں اصلاحی رنگ غالب نظر آتا ہے۔

تفسیر "انوار البیان فی کشف اسرار القرآن" میں تسامحات

مفسر قرآن مفتی عاشق الٰہی بلند شہریؒ کی تفسیر بلاشبہ ایک قیمتی علمی تصنیف ہے، لیکن بشری نقائص سے اور غلطیوں سے مبرّا قرار نہیں دی جاسکتی کیونکہ مفسرین، محدثین، فقہاء اور دوسرے علوم کے ماہرین جس کسی بھی عالم کی علمی کاوش کو خطا سے خالی قرار نہیں دیا جاسکتا اس لئے کہ وہ معصوم نہیں ہیں۔ صرف انبیاء کرام معصوم عن الخطا ہیں ان کے بعد اگر کسی نے کوئی عظیم الشان کارنامہ بھی سرانجام دیا ہے تو بھی خطا کا امکان باقی رہتا ہے۔ تفسیر "انوار البیان فی کشف اسرار القرآن" میں بعض ملاحظات اور مٰاخذ درج ذیل ہیں۔

اسناد کا عدم ذکر

روایت کے میدان میں اسناد کی بہت اہمیت ہے کیونکہ اسی وجہ سے دین محفوظ اور شریعت باقی ہے۔ امام عبد اللہ بن مبارکؒ فرماتے ہیں "اسناد دین میں سے ہیں اگر اسناد نہ ہوتیں تو جس کے جی میں جو آتا وہ کہتا"[33]

مفسر قرآن مفتی عاشق الٰہی بلند شہریؒ نے اپنی تفسیر میں احادیث کے ساتھ اسناد ذکر نہیں کی اور صرف "حدیث" ذکر فرمائی یا کسی ایک صحابیؓ کا نام ذکر کرکے ان سے روایت کو بیان فرمایا، یعنی اسناد کو ذکر کرنے کا اہتمام نہیں کیا۔

احادیث پر حکم:

مفسر قرآن مفتی عاشق الٰہی بلند شہریؒ نے صحیح وسقیم احادیث کی الگ الگ معرفت کے لئے احادیث پر حکم نہیں لگایا جس سے قاری کو یہ معلوم نہیں ہوتا کہ یہ حدیث کون سے درجے کی ہے، زیادہ سے زیادہ جو مفسر قرآن مفتی عاشق الٰہی بلند شہریؒ نے ذکر کیا وہ یہ ہے کہ یہ حدیث بخاری یا مسلم میں ہے۔

مقدمہ علوم القرآن کا ذکر

تفسیر ہذا میں علوم القرآن سے متعلق مباحث تو موجود ہیں لیکن علوم القرآن کا تعارف اور اس علم کے بارے میں کوئی تفصیلی یا اجمالی بحث ذکر نہیں کی گئی۔

قراءات کا اہتمام:

مفسر کے لئے ضروری شرائط میں سے ایک شرط علم القراء ات پر عبور ہونا ضروری ہے۔ تفسیر ہذا میں علم القراءات کا بالکل اہتمام نہیں کیا گیا۔

فہرست مصادر و مراجع:

مفتی عاشق الٰہی بلند شہریؒ نے اپنی تفسیر کے مصادر و مراجع ذکر نہیں کیے۔

اقوال تابعین کی قلّت:

مفتی عاشق الٰہی بلند شہریؒ نے تفسیر ہذا میں بہت کم اقوال تابعین ذکر کیے ہیں۔

نتائج البحث:

1. مفتی عاشق الٰہی بلند شہریؒ نے اصولِ تفسیر کی پابندی کرتے ہوئے تفسیر کی ہے۔
2. مفسر قرآن مفتی عاشق الٰہی بلند شہریؒ نے اپنی تفسیر میں تفسیر بالروایۃ اور تفسیر بالدرایہ کو جمع کیا ہے، لیکن تفسیر پر تفسیر بالروایہ کا رنگ غالب ہے، تفسیر بالروایہ کی تین انواع، تفسیر القرآن بالقرآن، تفسیر القرآن بالسنۃ النبویہ اور تفسیر القرآن باقوال الصحابہ کا اہتمام کیا ہے جبکہ تفسیر القرآن باقوال التابعین بھی کہیں کہیں مذکور ہے۔
3. مفسر قرآن مفتی عاشق الٰہی بلند شہریؒ نے عقیدہ سے متعلق آیات کی واضح اور مناسب تفسیر اہل سنت والجماعت کے عقیدے کے موافق بیان کی ہے اور فرق ضالہ اور باطلہ پر رد کیا ہے اور اسلاف کے مذہب کے مطابق کلامی مباحث کو بیان کیا ہے۔
4. حروف مقطعات کے بارے میں مفسر قرآن مفتی عاشق الٰہی بلند شہریؒ نے فرمایا ہے کہ یہ قرآن کریم کے متشابہات میں سے ہے جن کا علم صرف اللہ تعالیٰ کو ہے، بعض دیگر مفسرین کی طرح حروف مقطعات کے معانی بیان نہیں کیے۔
5. شیخ مفسر قرآن مفتی عاشق الٰہی بلند شہریؒ نے علوم القرآن کی مباحث کو بالخصوص ذکر کیا ہے اور اسباب نزول، ناسخ و منسوخ اور فضائل آیات والسور وغیرہ کو بیان فرمایا ہے۔
6. مفسر قرآن مفتی عاشق الٰہی بلند شہریؒ کی تفسیر کی خصوصیات میں سے ایک یہ ہے کہ اس تفسیر میں تاریخی مسائل اور معاشرتی مسائل پر روشنی ڈالی گئی ہے، مفسر قرآن مفتی عاشق الٰہی بلند شہریؒ نے پاکستانی و مغربی معاشرہ کے مسائل اور ان کی اصلاح کی بھرپور کوشش کی ہے۔
7. مفسر قرآن مفتی عاشق الٰہی بلند شہریؒ نے سابقہ مشہور تفاسیر مثلاً تفسیر طبری، تفسیر ابن کثیر، تفسیر قرطبیؒ، تفسیر روح المعانی اور المحرر الوجیز وغیرہ سے استفادہ کیا ہے۔
8. تفسیر انوار البیان فی کشف اسرار القرآن تاویلات اشاریہ وغیرہ سے خالی ہے۔
9. مفسر قرآن مفتی عاشق الٰہی بلند شہریؒ نے قصص قرآنی کو بیان فرمایا ہے بالخصوص انبیاء کرام کے قصوں کو تفصیل کے ساتھ بیان کیا ہے۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

حواشی وحوالہ جات

(1) القرآن، الواقعۃ،الآیۃ: 78،77

(2) مسلم، مسلم بن حجاج ابو الحسن القشیری النیسابوری (المتوفی 261ھ)، صحیح مسلم، داراحیاء التراث العربی بیروت، ج: 1، ص:559 (عن عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ : ان اللہ یرفع بھذا الکتاب أقواما ویضع بہ اٰخرین)

(3) بلند شہر انڈیا کاایک ضلع ہے جو صوبہ یوپی میں واقع ہے۔(گوگل میپ)

(4) میرٹھ انڈیا کے صوبے اترپردیش کا ضلع ہے۔(گوگل میپ)

(5) صدیقی، محمد حسین صدیقی، روضۃ الطالبین، زمزم پبلشرز کراچی، ص: 27

(6) المرعشلی، الدکتوریوسف مرعشلی، نثر الجواہر والدرر فی علماء القرآن الرابع عشر، دارالمعرفہ، بیروت، ص: 2072

(7) مراد آباد بھارت کاایک ضلع ہے جو اترپردیش میں واقع ہے۔(گوگل میپ)

(8) آپ ۱۲۸۰ھ میں تھانہ بھون ضلع مظفر نگر میں پیدا ہوئے۔قرآن مجید حفظ کرنے کے بعد فارسی مولانا فتح محمد تھانویؒ سے پڑھی۔1295ھ میں دارالعلوم دیوبند میں داخلہ لیااور تمام علوم کی تکمیل وہیں سے کی۔کانپور کے مدرسہ جامع العلوم میں ایک عرصہ تک درس وتدریس، افتاء اور وعظ کی خدمات سرانجام دیتے رہے۔1315ھ میں تھانہ بھون آئے۔آپ حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ سے بیعت تھےاور خلافت سے بھی سرفراز ہوئے۔ایک ہزار سے زائد تصانیف لکھیں۔[مولانا اشرف علی تھانوی، اشرف الجوب، ص4، ناشر: مکتبہ تھانوی دیوبند ضلع سہارنپور، سن طباعت؛اپریل 1990ء]

(9) المرعشلی، نثر الجواہر والدرر، ص: 2072

(10) ضلع سہارنپور بھارت کے صوبہ اترپردیش میں واقع ہے۔(گوگل میپ)

(11) آپ کا نام زکریاکاندھلوی ہے، آپ کے والد کانام محمد یحیٰ کاندھلوی ہے، اور آپ بانی تبلیغی جماعت مولاناالیاسؒ کے بھتیجے تھے،آپ 11 رمضان المبارک 1315ھ کو پیداہوئے، اول تاآخر تعلیم مدرسہ مظاہرالعلوم سہارنپور میں حاصل کی،آپ کے اساتذہ میں مولانا خلیل احمد سہارنپوریؒ، مولانا یحیٰ کاندھلویؒ، مولانا محمد الیاس کاندھلویؒ، مولانا ظفر احمد عثمانیؒ اور مولانا عبد اللطیف صاحبؒ قابلِ ذکر ہیں۔مولانا خلیل احمد سہارنپوریؒ نے آپ کو "شیخ الحدیث" کاخطاب عطا فرمایا،آپ کی تصنیفات میں "اوجز المسالک شرح موطا مالک، الکواکب الدری، لامع الدراری علی جامع البخاری، حکایت صحابہ اور بہت سی دیگر تصنیفات آپ کے علمی شاہکار ہیں،آپ 24 مئی ۱۹۸۲ کو مدینہ منورہ میں رحلت فرماگئےاور جنت البقیع میں مدفون ہوئے۔(اکابر علماء دیوبند، ص: 274

(12) مولانا اسعد اللہ رامپوری ۱۸۹۷ء کو قصبہ رامپور ضلع سہارنپور انڈیا میں پیداہوئے، آپؒ نے سہارنپورے 1334ھ میں سند فراغت حاصل کی ، آپؒ کے اساتذہ میں مولانا عبداللہ گنگوہی، مولانا اشرف علی تھانویؒ، مولانا محمد یحیٰ کاندھلوی، مولانا ظفر احمد عثمانیؒ اور مولانا عبد الرحمٰن کاملپوری شامل ہیں۔آپ کے تلامذہ میں وقت کے بڑے محدث ، مفسر قرآن مفتی عاشق الٰہی بلند شہریؒ، فقیہ ، مصنف اور متکلم ہوئے ہیں، جن میں مفتی جمیل احمد تھانویؒ، مولانا شاہ ابرار الحقؒ، مفتی محمود حسن گنگوہیؒ، مفتی عاشق الٰہی بلند شہریؒ اور مولانا افتخار

الحسن کاندھلویؒ شامل ہیں، آپؒ نے 11 جون 1979ء کو وفات پائی۔ (اکابر علماء دیوبند، ص: 270، 272)

(13) المرعشلی، نثر الجواہر والدرر، ص: 2072

(14) صدیقی، روضۃ الطالبین، ص: 29

(15) مولانا عبد الرحمٰن کاملپوری کی پیدائش 27 اگست 1872ء کو کیمل پور میں ہوئی، آپ ایک سنجیدہ عالم دین، نہایت متقی اور عبادت گزار تھے، آپ کے اساتذہ میں مولانا خلیل احمد سہارنپوری، مولانا عبد اللطیف، مولانا ظفر احمد عثمانی، مولانا عنایت علی اور مولانا عبد الوحید جیسے اکابر شامل ہیں، آپ شیخ طریقت بھی تھے، آپ کی ساری زندگی درس وتدریس اور تبلیغ وارشاد میں گزری، آخر کار دسمبر 1965ء کو اپنے خالق حقیقی سے جاملے۔ (اکبر شاہ بخاری، اکابر علماء دیوبند، ص: 236)

(16) صدیقی، روضۃ الطالبین، ص: 30

(17) بٹالہ انڈیا کے ضلع گورداس پور کی تحصیل ہے جو بھارت کے صوبے مشرقی پنجاب میں واقع ہے۔ (گوگل میپ)

(18) بستی نظام الدین انڈیا کے شہر دہلی کی ایک نواحی بستی ہے۔ (گوگل میپ)

(19) المرعشلی، نثر الجواہر والدرر، ص: 2073

(20) کلکتہ انڈیا کا ایک متمدن شہر ہے جو مغربی بنگال میں واقع ہے۔ (گوگل میپ)

(21) المرعشلی، نثر الجواہر والدرر، ص: 2073

(22) مفتی محمد شفیعؒ جنوری 1897ء کو دیوبند سہارنپور انڈیا میں پیدا ہوئے، آپ کے والد مولانا یسینؒ دار العلوم دیوبند کے مدرس تھے، آپؒ نے دار العلوم دیوبند سے 1335ھ میں سند فراغت حاصل کی۔ آزادی کی تحریک میں مولانا اشرف علی تھانویؒ کی مشاورت سے شریک ہوئے، آپؒ کے اساتذہ میں مولانا انور شاہ کاشمیریؒ، مولانا عزیز الرحمٰن عثمانیؒ، مولانا شبیر احمد عثمانیؒ، شیخ الادب مولانا اعزاز علیؒ وغیرہ کبار علماء شامل ہیں، آپ کے شاگردوں کی تعداد ہزاروں میں ہے جو پوری دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں۔ آپ کی تصانیف میں تفسیر معارف القرآن، احکام القرآن، امداد المفتیین، مقام صحابہ، اسلام کا نظام اراضی اور کثیر کتب شامل ہیں، آپ نے 1976ء میں وفات پائی۔ (اکبر شاہ بخاری، اکابر علمائے دیوبند، ص: ۲۰۸)

(23) المرعشلی، نثر الجواہر والدرر، ص: 2073

(24) صدیقی، روضۃ الطالبین، ص: 31

(25) صدیقی، روضۃ الطالبین، ص، 32

(26) آپ کا نام حسین احمد ہے آپؒ 19 شوال 1296ھ کو بانگر مئو ضلع اناؤ میں پیدا ہوئے آپ کا آبائی وطن قصبہ ٹانڈہ ضلع فیض آباد ہے، آپ کے اساتذہ میں آپ کے بڑے بھائی مولانا صدیق احمد اور شیخ الہند مولانا محمود الحسن صاحب قابلِ ذکر ہیں، آپ 1316ھ میں فارغ التحصیل ہوئے، آپؒ نے مدینہ منورہ میں درس وتدریس کی مصروفیت بھی رہی، حتی کہ آپ شیخ حرم نبوی مشہور ہوگئے، آپؒ مولانا رشید احمد گنگوہیؒ سے بیعت ہوئے، تدریسی، روحانی خدمات کے ساتھ ساتھ آپؒ اسلام کی سیاسی رخ سے بھی غافل نہ تھے، جمعیت علمائے ہند کے صدر اور قائد کی حیثیت سے آپؒ نے ایک بلند مقام حاصل کیا، آزادی ہندوستان کی جدوجہد میں کئی بار قید وبند کی صعوبتیں اٹھاتے رہے، آپؒ ساری زندگی ملک وملت کی خدمت میں مصروف رہے بالآخر دیوبند کی اس عظیم نشانی نے 13 جمادی الاولیٰ 1377ھ بروز جمعرات بعد از نماز ظہر داعی اجل کو لبیک کہا۔ (اکابر علماء دیوبند، ص: 112)

(27) آپ کا نام الیاس ہے، 1303ھ میں قصبہ کاندھلہ ضلع مظفر نگر یوپی انڈیا میں پیدا ہوئے، آپؒ کے والد ماجد مولوی اسماعیل دہلی کی نواحی بستی نظام الدین میں رہتے تھے اور بہت نیک سیرت بزرگ تھے، آپؒ کے اساتذہ میں مولانا یحیٰ کاندھلویؒ، مولانا خلیل احمد سہارنپوریؒ،

شیخ الہند مولانا رشید احمد گنگوہیؒ جیسے اکابر شامل ہیں، 1334ھ میں حج بیت اللہ کیا پھر آپ بستی نظام الدین میں مستقل قیام کے لئے دہلی آگئے، آپ ہی تبلیغی جماعت کے بانی ہیں آپ نہایت منکسر المزاج ار بہت ضعیف وکمزور تھے لیکن علم وفضل اور زہد وتقویٰ کے پیکر تھے بالآخر 12اور13جولائی1944کی درمیانی شب آپؒ خالقِ حقیقی سے جاملے۔(اکابر علماء دیوبند، ص:141)

(28) مولانا عبد القادر رائے پوری 1295ھ میں موضع ڈھڈیال ضلع سرگودھا میں پیدا ہوئے آپ کے والد حافظ احمد صاحب ایک نیک سیرت بزرگ تھے اور آپ کا خاندان ایک دینی وعلمی خاندان تھا، آپ کے اساتذہ میں مولانا رفیق صاحب تلمیذ رشید مولانا رشید احمد گنگوہیؒ، مولانا عبد العلی تلمیذ مولانا قاسم نانوتویؒ، مولانا انور شاہ کاشمیری شامل ہیں اور مولانا عبد الرحیم رائے پوری کے ہاتھ پر آپ بیعت ہوئے، آپ کے خلفاء میں مولانا شاہ عبد العزیز سرگودھا، مولانا زکریا کاندھلویؒ، مولانا عبد العزیز رائے پوری، مولانا عطاء اللہ شاہ بخاریؒ اور مولانا منظور نعمانیؒ قابل ذکر ہیں، آپ نے ربیع الاول ۱۳۸۲ھ میں وفات پائی اور ڈھڈیال شریف سرگودھا کی مسجد کے پہلو میں آپ کی تدفین عمل میں آئی۔(اکابر علمائے دیوبند ص160)

(29) صدیقی، روضۃ الطالبین، ص:33

(30) بلند شہری، محمد عاشق الٰہی، انوار البیان فی کشف اسرار القرآن، ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان، ج:1، ص:3

(31) بلند شہری، انوار البیان فی کشف اسرار القرآن، ج:1، ص:5

(32) صدیقی، روضۃ الطالبین، ص:35

(33) امام جلال الدین سیوطی، تدریب الراوی، ج:2، ص:605